بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

۶ شوال ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱؍

جلد ۴۷/۱۲ ۔ ۲۶ شہادت ۱۳۳۷ھش ۔ ۲۶ اپریل ۱۹۵۸ء ۔ نمبر ۹۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے دعا کی تحریک

ربوہ ۲۵ ر اپریل ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہو سکی۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ۔

گراہم رپورٹ پر غور کیلئے پاکستان حفاظتی کونسل کا اجلاس طلب کریگا

محکمہ خارجہ کے حکام نے رپورٹ کے متعلق حکومت کے نظریات کو آخری شکل دے دی

کراچی ۲۵ ر اپریل ۔ باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق پاکستان حفاظتی کونسل سے درخواست کرے گا ۔ کہ وہ تنازعہ کشمیر کے متعلق ڈاکٹر گراہم کی تازہ ترین رپورٹ پر غور کرنے کے لئے ایک مہینے کے اندر اپنا اجلاس طلب کرے ۔ ان ذرائع نے بتایا ہے کہ محکمہ خارجہ کے حکام اور مسئلہ کشمیر کے ماہرین نے ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ کے متعلق حکومت پاکستان کے نظریات کو آخری شکل دے دی ہے اور وہ اب اس سلسلہ میں حفاظتی کونسل کی بحث میں حصہ لینے کے لئے پوری طرح تیار ہیں ۔ دریں اثنا سیاسی حلقے وزیر اعظم ملک نون کے مجوزہ دورۂ آزاد کشمیر کو کافی اہمیت دے رہے ہیں ملک نون ۲۶ ر اپریل کو مظفر آباد پہنچیں گے اور توقع ہے کہ وہ کشمیر کے متعلق حکومت پاکستان کے نظریات کے سلسلہ میں آزاد کشمیر کے لیڈروں کو اپنے اعتماد میں لے لیں گے ۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ آزاد کشمیر سے ملک نون کی واپسی پر مرکزی کابینہ مسئلہ کشمیر پر ایک بار پھر تفصیل سے غور کرے گی۔

پاکستان کے لئے ڈیڑھ کروڑ ڈالر کا قرضہ

یہ رقم کراچی میں بجلی کی پیداوار دگنی کرنے کیلئے استعمال کی جائیگی

واشنگٹن ۲۵ ر اپریل ۔ عالمی بنک نے پاکستان کے لئے ایک کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر کی مالیت کے قرضہ کا اعلان کیا ہے ۔ یہ رقم کراچی میں بجلی کی پیداوار دگنی کرنے کے لئے استعمال کی جائے گی ۔ یہ عالمی بنک کی طرف سے پاکستان کے لئے نواں قرضہ ہے۔

مکرم چوہدری برکت علی خان صاحب کے اعزاز میں الوداعی تقریب

وکیل المال کی حیثیت میں آپ کی شاندار خدمات کا اعتراف

ربوہ ۲۵ ر اپریل ۔ مکرم چوہدری برکت علی خان صاحب کے وکیل المال اول تحریک جدید کے عہدہ سے ریٹائر ہونے پر ان کے اعزاز میں کل شام دفاتر تحریک جدید کی طرف سے ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا ۔ جس میں تحریک جدید کے وکلاء اور نائب وکلاء حضرات صدر انجمن احمدیہ کے ناظر و نائب ناظر صاحبان اور افسران صیغہ جات نے شرکت کی ۔ اس موقعہ پر مکرم چوہدری صاحب موصوف کی ان پچاس سالہ خدمات کا اعتراف کیا گیا ۔ جو آپ نے اس طویل عرصہ میں مختلف حیثیتوں سے انجام دیں ۔ اور بالآخر آپ یکم اپریل ۱۹۵۸ء کو جبکہ آپ وکیل المال اول کے عہدہ پر فائز تھے ریٹائر ہوئے

تقریب کا آغاز مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے ہوا ۔ جو محترم ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے کی ۔ بعدہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے میٹرک کے طلباء سے

مکرم مولانا ابو العطاء صاحب کا خطاب

ربوہ ۲۵ ر اپریل ۔ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی درخواست پر آج صبح مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے سکول کی طرف سے امتحان میٹرک میں شامل ہونے والے طلباء سے خطاب کیا ۔ آپ نے انہیں بیش قیمت نصائح فرماتے ہوئے اس امر کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی ۔ کہ وہ خدمت اسلام کو اپنا مطمح نظر بنائیں ۔ اور دین حنیف کو اطراف و جوانب عالم میں پھیلانے اور اس کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں ۔

امریکہ کی طرف سے مشرقی پاکستان کے لئے تین لاکھ ڈالر کی دوائیں

ڈھاکہ ۲۵ ر اپریل ۔ مشرقی پاکستان کے وزیر صحت مسٹر دھریندر ناتھ دتہ نے بتایا ہے ۔ کہ صوبہ میں ہر ہفتے ایک سات سو افراد چیچک میں اور تین سو افراد ہیضہ میں مبتلا ہو رہے ہیں ۔ دریں اثنا دنیا کے مختلف ملکوں سے مشرقی پاکستان کے لئے ہیضے اور چیچک کے ٹیکے بھاری تعداد میں موصول ہونے شروع ہو گئے ہیں ۔ امریکی وزارت خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ حکومت پاکستان کی درخواست پر امریکہ نے مشرقی پاکستان کو ۳ لاکھ ڈالر کی ہیضے اور چیچک کی دوائیں بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے

بھارت میں گائے کے ذبیحہ پر مکمل پابندی

نئی دہلی ۲۵ ر اپریل ۔ بھارتی سپریم کورٹ نے کل یہ فیصلہ سنایا کہ گائے کے ذبیحہ کی مکمل ممانعت بھارتی آئین کے تحت معقول اور جائز ہے۔

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۵۶ء

دو گروہ

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے صاحب ایمان اور انکار کرنے والے دونوں فریقوں کی امتیازی باتوں کو اتنی وضاحت اور تفصیل سے بیان فرمایا ہے کہ آدمی بغیر کسی گہرے تدبر و غور کے دونوں کی فوراً پہچان کر سکتا ہے

قرآن کریم کے آغاز میں ہی اللہ تعالیٰ نے دونوں فریقوں کی پہچان کے لئے بہت سے امتیازی نشانات بتا دیے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدیً للمتقین۔ الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ و مما رزقنھم ینفقون۔ والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاٰخرۃ ھم یوقنون اولٰئک علیٰ ھدیً من ربھم واولٰئک ھم المفلحون۔

ترجمہ۔ یہ کامل کتاب ہے۔ اس (امر) میں کوئی شک نہیں۔ متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے۔ جو غیب پر ایمان لاتے۔ اور نماز کو قائم رکھتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے۔ اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں۔ اور جو تجھ پر نازل کیا گیا ہے یا تجھ سے پہلے نازل کیا گیا تھا۔ اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور آئندہ ہونے والی (موعود باتوں) پر (بھی) یقین رکھتے ہیں۔ کہ یہ لوگ (یقیناً) اس ہدایت پر قائم ہیں۔ جو ان کے رب کی طرف سے (آئی) ہے۔ اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں

یہ تو صاحبان ایمان کی حالتوں کا بیان ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے۔ کہ اگر یہ باتیں جو یہاں بیان کی گئی ہیں کسی میں پائی جائیں۔ تو نہ متقی ہوتا ہے۔ اور نہ ہی ہدایت پر ہوتا ہے۔ اور نہ ہی فلاح پانے والا ہوتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا کلام (ذالک الکتاب) اسی کی راہ نمائی کرتی ہے اس کے آگے ہی اللہ تعالیٰ انکار کرنے والوں کی حالتوں کا ذکر کرتا ہے اور فرماتا ہے

ان الذین کفروا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ان اللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر۔

ترجمہ۔ ایسے لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے (اور) تیرا ان کو ڈرانا یا نہ ڈرانا ان کے لئے یکساں (اثر پیدا کرتا) ہے (جب تک وہ اس حالت کو نہ بدلیں) ایمان نہیں لائیں گے۔ اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر کر دی ہے۔ اور ان کی آنکھوں پر پردہ (پڑا ہوا) ہے۔ اور ان کے لئے ایک بڑا عذاب (مقدر) ہے۔ اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور آنے والے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ حالانکہ وہ ہرگز ایمان نہیں رکھتے وہ اللہ کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ مگر (واقعہ میں) وہ اپنے سوا کسی کو دھوکا نہیں دیتے اور وہ سمجھتے نہیں۔

ان کے دلوں میں ایک بیماری تھی۔ پھر اللہ نے ان کی بیماری کو اور بھی بڑھا دیا۔ اور انہیں ایک دردناک عذاب پہنچ رہا ہے۔ کیونکہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔ اور جب ان سے کہا جائے (کہ) زمین میں فساد نہ کرو۔ تو کہتے ہیں۔ ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔ (کان کھول کر سنو۔ یہی لوگ بلاشبہ فساد کرنے والے ہیں۔ مگر وہ (اس حقیقت کو) سمجھتے نہیں۔ اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ (اسی طرح) ایمان لاؤ۔ جس طرح دوسرے لوگ ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں۔ کہ کیا ہم (اس طرح) ایمان لائیں جس طرح بے وقوف (لوگ) ایمان لائے ہیں۔ یاد رکھو (یہ جھوٹ بول رہے ہیں) اور خود ہی بے وقوف ہیں مگر (اس بات کو) جانتے نہیں۔ اور جب وہ ان لوگوں سے ملیں۔ جو ایمان لائے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو (اس رسول کو) مانتے ہیں۔ اور جب وہ اپنے سرغنوں سے علیحدگی میں ملیں۔ تو کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہم یقیناً تمہارے ساتھ ہیں۔ ہم تو صرف (ان مومنوں سے) ہنسی کر رہے تھے۔ اللہ انہیں (ان کی) ہنسی کی سزا دے گا۔ اور انہیں اپنی سرکشیوں میں بھٹکتے ہوئے چھوڑ دے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی کو اختیار کر لیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نہ تو انہیں دنیوی فائدہ پہنچا۔ اور نہ انہوں نے ہدایت پائی۔ ان کی حالت اس شخص کی حالت کی طرح ہے جس نے آگ جلائی۔ پھر جب اس آگ نے اس کے ارد گرد (کے علاقہ) کو روشن کر دیا۔ تو اللہ (تعالیٰ) ان کی روشنی کو لے گیا اور اس نے انہیں (قسم قسم) کے اندھیروں میں (اس حال میں) چھوڑ دیا (کہ) وہ (کوئی راہ نجات) نہیں دیکھتے وہ بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں پس وہ لوٹیں گے نہیں۔ یا (ان کا حال) اس بارش کی طرح ہے جو (گھٹا ٹوپ) بادل سے برس (رہی) ہے۔ (ایسی بارش) جس کے ساتھ (قسم قسم کے) اندھیرے اور گرج اور بجلی ہوتی ہے۔ وہ اپنی انگلیوں کو کڑک کی وجہ سے موت کے ڈر سے کانوں میں ڈال لیتے ہیں حالانکہ اللہ تمام کافروں کو تباہ کرنے والا ہے قریب ہے کہ بجلی ان کی بینائی کو اچک کر لے جائے۔ جب بھی وہ ان پر چمکتی ہے۔ تو وہ اس (کی روشنی) میں چلنے لگتے ہیں۔ اور جب ان پر اندھیرا کر دیتی ہے تو کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور اگر اللہ چاہتا تو ان کی شنوائی اور ان کی بینائی کو ضائع کر دیتا۔ اللہ ہر (اس) امر پر جس کا وہ ارادہ کرے) یقیناً پوری طرح قادر ہے۔

یہ صاحبان ایمان اور منکرین کی شناخت کے لئے معیاری نشانیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے خاص تفصیل کے ساتھ بیان فرمادی ہیں۔ قرآن کریم میں جا بجا دونوں فریقوں میں اور بھی امتیازات واضح کئے ہیں۔ جن کی یہاں پوری تفصیل دینے کی نہ تو گنجائش ہے۔ اور نہ ہمارے حالیہ مطلب کے لئے ضروری ہے۔ البتہ ہم یہاں ان بیان کردہ معیاری باتوں کی روشنی میں تھوڑا سا جائزہ ان حضرات کا لینا چاہتے ہیں۔ جو جماعت احمدیہ کو پہلے تو "قادیانی" کہا کرتے تھے۔ اور اب ربوائی وغیرہ خطابات سے یاد کرتے ہیں۔ اور جو اپنے آپ کو لاہوری احمدی کہتے ہیں۔ حالانکہ احمدیت کو کسی خاص مقام سے اگر تعلق ہے۔ تو وہ صرف "قادیان" سے ہے۔ جہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیدا ہوئے اور جہاں سے حضور اقدس نے اپنی تعلیمات کی اشاعت و تبلیغ فرمائی ہے۔ چنانچہ انہوں نے خود اپنے آپ کو (بحساب حروف ابجد) غلام احمد قادیانی فرما کر اپنی صداقت کی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔ لیکن لاہوری جماعت کا انہیں پہلے "قادیانی" اور اب "ربوائی" لکھنا ظاہر کرتا ہے۔ کہ یہ قوم جماعت احمدیہ کو بطور طنز کے ان ناموں سے موسوم کرتی ہے۔

ہم نے اس بات کو اس لئے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محولہ بالا کلام میں "استہزا" کو بھی انکار کرنے والوں کا ایک امتیازی نشان بتایا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ "طنز" بھی استہزا ہی کی ایک قسم ہے۔ اور اس فعل کی قباحت اس امر سے اور بڑھ جاتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسری جگہ تنابز بالالقاب سے بھی منع فرمایا ہے خیر یہاں پہلے ایک بات اور بھی سمجھ لینی چاہیئے قرآن کریم میں جن دو فریقوں کا بیان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اور قرآن کریم کے تعلق میں ہوا ہے ظلی طور پر ان کا اطلاق مجددین محدثین صلحاءٔ اور خلفاءٔ کے متعلق بھی ہر ایک کی حیثیت کے مطابق ہوتا ہے۔ آپ دیکھ سکتے ہیں۔ کہ آج تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی اشاعت و تبلیغ کے لئے جو لوگ کھڑے ہوتے ہیں۔ ان کے وقت میں بھی ایسے دو فریق نمایاں طور پر بن جاتے رہے ہیں۔ ایک فریق وہ جو ان کا مؤید ہوتا ہے۔ اور دوسرا جو ان کی مخالفت کرتا ہے۔ اس لئے جو امتیازی صفات قرآن کریم میں ان ہر دو فریقوں کی بتائی گئی ہیں۔ وہی صفات ظلی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کی صورت میں بھی ان دو فریقوں میں درجہ بدرجہ پائی جاتی ہیں۔ جو ان کی تائید یا مخالفت میں کھڑے ہوتے ہیں۔

آج ہم یہاں لاہوری جماعت والوں کی ایک اور صفت کو جو اللہ تعالیٰ نے محولہ بالا آیات میں انکار کرنے والوں کی بیان فرمائی ہے پیش کرتے ہیں۔ اور

(باقی صفحہ ۵ پر)

ہالینڈ میں احمدی مبلغین کی کامیاب تبلیغی مساعی

عیسائیوں کے مشنری کالج میں فضیلت اسلام پر لیکچر ۔ پادریوں سے تبادلہ خیالات

مشن ہاؤس میں مختلف ممالک کے طلباء و معززین کی آمد

احمدیہ مشن ہالینڈ کی سہ ماہی رپورٹ

(از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب فاضل انچارج احمدیہ مشن ہالینڈ بوساطت وکالت تبشیر)

قسط نمبر ۲

لائیڈن یونیورسٹی کے بیس طلبہ کی مشن میں آمد

اللہ تعالیٰ نے جب سے ہمیں اپنے فضل سے مسجد اور مشن کی اپنی عمارت عطا کی ہے ۔ لوگوں کی توجہ طبعی طور پر اس کی طرف کھنچ گئی ہے اور خود بخود لوگوں کے دلوں میں تحریک ہوتی ہے کہ وہ مسجد آئیں اور اسلام کے متعلق معلومات حاصل کریں ۔ چنانچہ بہت سے لوگ اس غرض کے لئے آتے رہتے ہیں ۔ ہماری بھی کوشش یہی ہوتی ہے کہ مشن کو کسی وقت بھی خالی نہ چھوڑا جائے یا ایسا نہ ہو کہ کوئی مسجد میں آئے یا کسی کا فون آئے اور ہم میں سے وہاں کوئی نہ ہو گذشتہ ایام میں ہمیں اس رنگ کے کئی مفید مواقع میسر آئے ۔ ان میں سے ایک قابل ذکر موقع لائیڈن Leiden کے بیس طلبہ کا ہے ۔ جنہوں نے جمعہ کے دن دوپہر کے وقت مسجد آنے کا پروگرام بنایا ۔ اور اس کی اطلاع قبل از وقت ہمیں دی ۔ چنانچہ ابتداً انہوں نے مسجد میں بیٹھ کر خطبہ سنا اور نماز پڑھتے دیکھا ۔ اور پھر میٹنگ روم میں اسلام پر خاکسار کا لیکچر سنا اسکے بعد طلبہ نے مختلف سوالات کئے جن کے تسلی بخش جواب دیئے گئے طلبہ کے ساتھ ان کے پروفیسر بھی تھے اور ایک پادری صاحب بھی تھے جنہوں نے اول اول تو ایک آدھ سوال کیا ۔ مگر پھر مصلحۃً خاموشی کو ہی مناسب خیال کیا ۔ جملہ طلبہ و پروفیسر صاحبان کو مناسب لٹریچر بھی مہیا کیا گیا ۔ اور کافی وغیرہ سے تواضع بھی کی گئی ۔ یہ موقع تبلیغی لحاظ سے بہت مفید رہا ۔

ہیگ کی سوسائٹیز میں دو مزید لیکچر

ہمارے بھائی عبد اللہ خان رونک درمیانے درجے کے ایک مصنف ہیں ۔ انہوں نے گذشتہ عرصہ میں دو نہایت کامیاب لیکچر ہیگ کی دو انجمنوں میں دئے ایک موقع پر لیکچر کا موضوع "اسلام" تھا اور دوسرے موقع پر "حیات ما بعد الموت کا اسلامی نظریہ" ہر دو نوں لیکچر تبلیغی لحاظ سے ہمارے مشن کے لئے بہت مفید ثابت ہوئے ۔ تقریر کے بعد تبادلہ خیالات کے عرصہ میں خاکسار نے بھی بعض امور کی وضاحت میں حصہ لیا اور ہمارے بعض اور ممبران نے بھی نیز متعدد احباب نے مشن کا ایڈریس اور اسلام کے متعلق لٹریچر حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کی ۔ جنہیں ضروری معلومات بہم پہنچائی گئیں ۔

بیرونی تقاریب اور لیکچروں میں شمولیت

مشن کے اجتماعات اور بیرونی انجمنوں میں لیکچرز دینے کے علاوہ ہماری یہ کوشش بھی ہوتی ہے ۔ کہ غیروں کے لیکچروں میں شمولیت اختیار کر کے انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ واقفیت پیدا کر کے پیغام حق پہنچایا جائے ۔ اور اگر کسی مجلس میں تبادلہ خیالات کا موقع میسر آئے تو ایسے موقعہ کو بھی استعمال میں لایا جائے اور اس طریق سے اسلامی نظریات کو لوگوں سے زیادہ سے زیادہ متعارف کرایا جائے چنانچہ اس سلسلہ میں خاکسار اور برادرم عبد الحکیم صاحب اکمل بیرونی مجالس میں شریک ہوتے رہے اور ان مواقع سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے رہے ۔

ہیگ میں "ڈچ عرب سرکل" کے زیر اہتمام مشرق وسطی پر اکثر لیکچر وغیرہ ہوتے رہتے ہیں جن میں شرکت کی جاتی ہے ۔ اسی طرح دیگر مذہبی جلسوں میں بھی شمولیت اختیار کی جاتی رہی ہے ۔

مورخہ ۲۳ مارچ کو پاکستان ریپبلک ڈے ایمبیسی آف پاکستان میں بڑے اہتمام کے ساتھ منایا گیا اس موقع پر ہم نے بھی شرکت کی اور اعلیٰ طبقہ کے متعدد افراد سے واقفیت پیدا کی ۔

مورخہ ۲۶ مارچ کو ملکہ الزبتھ کی آمد کے موقع پر کامن ویلتھ ممالک کی طرف سے ایک عظیم الشان عمارت میں ملکہ موصوف کی ریسپشن کا اہتمام بڑی شان و شوکت سے کیا گیا ہمیں بھی اس موقعہ پر شمولیت کی دعوت موصول ہوئی ۔ اس موقع سے بھی پورا پورا فائدہ اٹھایا گیا ۔ بعض نئے احباب کو مشن کا ایڈریس دیا گیا اور تعلقات وسیع ہوئے ۔ علاوہ ازیں خاکسار کو روٹرڈم کے روٹری کلب کے ایک ڈنر میں شامل ہونے کا موقع ملا ۔ جبکہ اس موقعہ پر پاکستان کے موضوع پر ایک لیکچر کا اہتمام کیا گیا تھا ۔ اس موقع پر خاکسار بطور مہمان شامل تھا ۔ چنانچہ کلب والوں نے پورے اعزاز اور احترام کا سلوک کیا نیز آخر پر سیکرٹری کلب نے اسلام پر ایک لیکچر کی بھی درخواست کی ۔ اس موقعہ پر خاکسار نے کلب مذکور کے پریذیڈنٹ صاحب اور سیکرٹری کو کتاب سوانح حیات آنحضرت صلعم بطور تحفہ پیش کی ۔

مشن ہاؤس میں قرآن کریم کے مضامین پر لیکچروں کا سلسلہ

اس سال کے شروع میں بعض احباب کی خواہش پر ہم نے قرآن کریم کے مضامین پر لیکچروں کا سلسلہ مسجد میں شروع کیا جو تبلیغی اور تعلیمی لحاظ سے توجہ کا مرکز بن رہا ہے ۔ لیکچر کا انتظام ہر پندرہ روز کے بعد کیا جاتا ہے ۔ جس کے لئے باقاعدہ دعوت نامے تیار کر کے بھجوائے جاتے ہیں ۔ اور اخبار میں بھی اعلان دیا جاتا ہے چنانچہ اکثر مواقع پر چند ایک نئے اصحاب ضرور نظر آجاتے ہیں جن کی طرف خاص توجہ کی جاتی ہے ۔ سب سے پہلے خاکسار ایک گھنٹہ تک قرآن کریم کے بعض اہم مقامات کے متعلق کچھ بیان کرتا ہے اور پھر اس کے بعد استفسارات کا وقت ہوتا ہے ہمارے دوست عبد اللہ خان رونک بطور صدر فرائض سر انجام دیتے ہیں ۔ یہ مجلس کم و بیش ۸ بجے سے ۱۱ بجے شام تک جاری رہتی ہے درمیان میں حاضرین کرام کی کافی وغیرہ سے تواضع کی جاتی ہے

متفرقات

۱ ۔ مسجد میں نماز جمعہ کا اہتمام بفضلہ تعالیٰ سالوں سے باقاعدہ چلا آرہا ہے اس موقع پر عام تربیتی امور کے متعلق احباب جماعت کو خطبہ میں توجہ دلائی جاتی ہے ۔ عرصہ زیر رپورٹ میں چند ایک خطبات برادرم اکمل صاحب نے بھی دیئے نماز جمعہ کے بعد احباب کچھ وقت مسجد میں گزارتے ہیں اور آپس میں تبادلہ خیالات ہوتا ہے ۔

۲ ۔ گذشتہ دنوں خاکسار نے ایک پمفلٹ اسلام کے متعلق ترتیب دیا ۔ اس میں اول قرآن کریم

کی اہمیت کا مضمون ہے اور پھر اسلامی تعلیمات کا۔ اس کے بعد عیسائی عقائد کے متعلق اسلامی نظریہ مختصر رنگ میں مذکور ہے نیز قرآن کریم نے جس رنگ میں مسیح علیہ السلام کو پیش کیا ہے اس کی بھی ایک جھلک دکھا دی گئی ہے۔ پمفلٹ کے آخر میں احیائے اسلام اور احمدیت کا ذکر ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس پمفلٹ کو جلد شائع کرنے کی توفیق عطا فرما دے تا اس کے مطالعہ سے سعید روحیں آغوش احمدیت میں آکر اطمینان قلب پائیں۔

(۳) مشن ہاؤس میں زائرین اور ملاقاتیوں کا سلسلہ کم و بیش ہر روز جاری رہتا ہے ڈچ لوگوں کے علاوہ متعدد اسلامی ممالک سے تعلق رکھنے والے افراد بھی وقتاً فوقتاً تشریف لاتے رہتے ہیں گذشتہ ایام میں ایرانی قونصل صاحب اور ان کی بیگم کی آمد خاص طور پر قابل ذکر ہے جو ہمارے لئے مسرت کا باعث ہوئی قونصل صاحب موصوف بڑے شریف الطبع اور ایران کے اعلیٰ خاندان کے فرد ہیں۔ اور مذہبی رنگ میں رنگین ہیں آپ نے مسجد میں بیٹھ کر چند لمحات عبادت میں گذارے اور قرآن کریم کی تلاوت کی اور پھر کافی وقت بیٹھ کر گفتگو فرماتے رہے۔ آپ ایک بار پہلے بھی مسجد تشریف لا چکے ہیں۔

(۴) عرصہ زیر رپورٹ میں ایک ڈچ خاتون جو ورلڈ کانگرس آف فیتھ کی سیکرٹری ہیں اور ایمسٹرڈم کے قریب رہائش رکھتی ہیں۔ ہماری دعوت پر مسجد تشریف لائیں اور شام کا کھانا ہمارے ساتھ کھایا آپ اسلام اور ہمارے کام کے بارہ میں بڑا اچھا نظریہ رکھتی ہیں اور اپنے حلقہ احباب میں اس کا اکثر ذکر کرتی رہتی ہیں۔ ایمسٹرڈم میں مکرم جناب چوہدری صاحب کا "اسلام" پر لیکچر جو گذشتہ سال ہوا اسی خاتون کی کوشش کا نتیجہ تھا۔

(۵) گذشتہ دنوں ہالینڈ کے مشہور مستشرق پروفیسرڈاکٹر دریوس سے ملاقات کا اتفاق بھی ہوا۔ آپ گذشتہ ماہ دسمبر میں جب پاکستان تشریف لے گئے تو ربوہ جانے کی خواہش بھی ظاہر کی۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ آپ ربوہ جاکر اور حضور ایدہ اللہ سے مل کر بڑے خوش ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ربوہ کا سفر میرے لئے بہت سے فوائد کا حامل تھا۔ میں نے ان سے خواہش ظاہر کی کہ وہ اپنے پاکستان کے سفر پر ہمارے مشن ہاؤس میں اپنے لیکچر سے احباب کو مستفید فرمائیں۔ انہوں نے یہ درخواست قبول فرمائی ہے۔ امید ہے کہ ماہ مئی میں کسی وقت اسبارہ میں وہ اپنے خیالات کا اظہار فرما دیں گے

(۶) عرصہ زیر رپورٹ میں ہمیں اپنے ایک محترم بھائی عبد العزیز جمن بخش صاحب مبلغ ڈچ گی آنا کی مصاحبت بھی دو ہفتہ تک حاصل رہی جس کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ آپ قریباً چار سال تک ربوہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد مع اپنی اہلیہ صاحبہ واپس ڈچ گی آنا جا رہے تھے۔ آپ کا قیام گو مختصر تھا۔ مگر آپ نے جو اچھا اثر پیچھے چھوڑا ہے وہ ہمیشہ یاد رہے گا اللہ تعالےٰ ان کے وجود کو جماعت کیلئے مفید تر بنائے اور مرہنام میں ان کی مساعی جماعت کے لئے مزید استحکام کا باعث ہوں آمین۔ ہم ان کی الوداعی تقریب کا علیحدہ طور پر کوئی انتظام نہ کر سکے۔ تاہم ڈاکٹر دی یونگ کی برتھ ڈے کی تقریب اور آپ کی الوداعی تقریب کو یکجا کر کے احباب جماعت نے اپنی دلی دعاؤں کے ساتھ آپ کو رخصت کیا۔ آپ اسی شام کو براستہ لندن اپنے وطن کے سفر پر روانہ ہو گئے اللہ تعالےٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(۷) پریس میں بھی وقتاً فوقتاً اسلام یا مشن کی مساعی کا ذکر مختلف رنگوں میں آتا رہتا ہے۔ اس بارہ میں ایک خاص ذکر جو گذشتہ دنوں پریس میں ڈاکٹر دی یونگ کی تحریر کی وجہ سے ہوا قابل ذکر ہے ڈاکٹر موصوف نے (ایک مشہور کتاب کے حوالہ سے) ذکر کیا کہ "مغرب میں عام طور پر مشہور ہے کہ اسلام جبر سے پھیلایا گیا ہے۔ مگر دوسری طرف یہ حقیقت ہے کہ ہندوستان میں جس پر عرصہ دراز تک مسلمانوں کی حکومت رہی ہے۔ آج بھی ہندو قوم ایک بہت بڑی اکثریت میں موجود ہے۔ یہ حقیقت اس خیال کی پورے زور کے ساتھ تردید کر رہی ہے۔ اگر جبر کا الزام درست ہوتا تو ہندو قوم کا وہاں نام و نشان نہ مل سکتا۔ بلکہ سارے ہند میں مسلمان ہی مسلمان ہوتے۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ کیا یہ حقیقت ایسے معترضوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں ہے؟" اسی طرح یہاں گذشتہ دنوں مسیح کی ذات کو نہایت مضحکہ خیز صورت میں پیش کیا گیا تھا جس پر ہماری بہن ناصرہ زمرمان نے پروٹسٹ کرتے ہوئے ایک خط اخبار مذکور کے نام لکھا اسی طرح بعض اور مواقع پر بھی ناصرہ بہن نے متعدد مرتبہ اسلامی خیالات کا اظہار کیا۔ اور اخبارات میں ان کے خطوط شائع ہوئے۔

(۸) رمضان المبارک کی آمد پر خصوصاً یورپ جیسے ماحول میں اپنے احباب کو توجہ دلانے کی بڑی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ اس مبارک ماہ میں کس قدر اپنے اندر تبدیلی پیدا کر کے اس مہینہ کی برکات سے مستفید ہوں۔ اکثر دفعہ یہ دیکھا گیا ہے کہ وہ مسلمان جو متفرق طور پر یہاں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ بعض دفعہ انہیں یہ احساس بھی نہیں ہوتا کہ جمعہ کب آیا اور کب گذر گیا اور رمضان المبارک کب شروع ہوا۔ چنانچہ اس ضرورت کے پیش نظر ہم نے رمضان سے قبل ایک سرکلر انگریزی زبان میں تیار کر کے جملہ مسلمان اداروں اور مسلمان طلبہ (ہند و پاک) کو یکصد سے زائد تعداد میں ارسال کیا۔ جس میں رمضان المبارک کی تاریخوں سے اطلاع دی گئی اور اختصار کے ساتھ اس ماہ کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی گئی نیز لکھا گیا کہ مسجد میں نوافل اور درس القرآن کا بھی انتظام ہے۔ جو دوست اس سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ وہ بڑی خوشی سے آسکتے ہیں۔

چنانچہ اس اطلاع پر متعدد احباب نے شکریہ کے جذبات کا اظہار کیا۔ رمضان المبارک کے ایام میں اس دفعہ مسجد میں روزانہ ایک پارہ کی تلاوت اور درس کے رنگ میں اہم مقامات کی تشریح کا انتظام رہا۔ اللہ تعالےٰ اس کی برکات سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

رمضان المبارک کے متعلق ضروری معلومات ہم نے پریس کو روانہ کی تھیں۔ مرکزی نیوز ایجنسی کو بھی۔ اور بارہ روزناموں کو بھی الگ طور پر بھجوائیں۔ چنانچہ بعض اخبارات نے انہیں شائع کر کے مفید کام بنایا۔

بالآخر احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنے فرائض کو کما حقہ سرانجام دینے کی توفیق بخشے۔ اور ہماری حقیر مساعی کو اپنے فضل سے نوازے اور بارآور فرمائے۔ ان دنوں تو خاص طور پر دعاؤں کی ضرورت ہے۔ کیونکہ بعض سعید روحیں خاص دلچسپی کا اظہار کر رہی ہیں۔ اور ہمارے لٹریچر کا مطالعہ کر رہی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کرے کہ وہ جلد از جلد نور احمدیت سے منور ہو کر دیگر احباب کے لئے بھی ہدایت کا موجب ہوں۔
اللّٰھم آمین۔

داخلہ جامعہ احمدیہ ربوہ

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ پرائمری مڈل میٹرک ایف اے یا بی اے پاس طلباء کے لئے ۲۰ر مئی سے شروع ہو کر ۱۰ر مئی تک جاری رہے گا۔ جو طلبہ دینی تعلیم کے حصول اور اشاعت اسلام کے مقدس فریضہ کی ادائیگی کا شوق رکھتے ہوں وہ اس موقعہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں نیز والدین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اس دینی ادارہ میں تعلیم کے لئے زیادہ سے زیادہ پیش کریں طلبہ کے قیام کے لئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔ جس میں پرائمری مڈل پاس طلبہ کی خوراک کا اوسط خرچ بیس روپے ماہوار ہے۔ باقی طلباء کا اوسط خرچ تیس روپے ماہوار ہے۔

حفظ قرآن مجید کے لئے حافظ کلاس کا بھی خاطر خواہ انتظام ہے
جو طلبہ امسال میٹرک ایف اے یا بی اے کا امتحان دے رہے ہیں ان کا داخلہ نتیجہ کے اعلان کے بعد بھی ہو سکے گا۔ تاریخ کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

خریداران مصباح کو اطلاع

مورخہ ۱۵ر اپریل کو رسالہ مصباح تمام خریداروں کو پوسٹ کر دیا گیا ہے۔ صرف ان خریداروں کا مصباح روکا گیا ہے۔ جن کا چندہ ختم ہے۔ ان سب کو پرچہ بذریعہ وی۔ پی بھیجا جا رہا ہے۔ سب خریدار وصول فرما کر مشکور فرمادیں۔
یہ تاخیر صرف نیوز پرنٹ کا کوٹہ بروقت نہ ملنے کی وجہ سے ہوئی ہے۔

(مدیرہ مصباح ربوہ)

گمشدہ کپڑا

۱۔ اڑھائی گز فالتوں کا کپڑا رنگ ہلکا سبز جس میں سفید پھول ہیں
۲۔ اڑھائی گز کریب رنگ ہلکا گلابی دفتر لجنہ اماء اللہ کے قریب جواد میں گر گیا ہے
اگر کسی دوست کو ملا ہو۔ تو مجھے پہنچا دیں ممنون ہونگا چوہدری محمد اسحق۔ معاون وکیل المال تحریک جدید

حضرت والد صاحب مرحوم کا ذکر خیر

(از مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز بی اے واقف زندگی قادیان)

(۳)

مکرم والد صاحب کے علاوہ اپنے خاندان میں آپ کی ایک بہن احمدی تھی جس کی تمام اولاد خدا تعالیٰ کے فضل سے مخلص احمدی ہے۔ آپ کے بھائیوں میں سے ایک بھائی شیخ محمد حسن صاحب جو ۱۹۳۰ء میں وفات پا گئے تھے نے اپنی بیماری سے کچھ عرصہ پہلے بیعت کی تھی باقی آپ کے تمام بھائی غیر احمدی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو احمدیت کی سچائی کو سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق بخشے آمین۔

مکرم والد صاحب کو تبلیغ کا بہت شوق تھا اور جب کبھی موقعہ میسر آتا اس سے پورا فائدہ اٹھاتے۔ جلسہ کے موقعہ پر آپ خاص طور پر اپنے رشتہ داروں اور واقف کار دوستوں کو مدعو کرتے اگر کوئی غیر احمدی رشتہ دار گھر میں تشریف لاتا تو اس کو خوب تبلیغ کرتے اور فرماتے کہ یہ روحانی غذا ہے۔ آپ کی تبلیغ سے پٹھانکوٹ میں عبدالکریم صاحب اور نور دین صاحب احمدیت میں داخل ہوئے۔ نیز شیخ غلام قادر صاحب مرحوم سیکرٹری میونسپل کمیٹی (جو مکرم عبد المجید صاحب سالک۔ ملک عبد الحمید صاحب عارف اور جلیل احمد صاحب عشرت کے والد ماجد تھے) نے خلافت ثانیہ کی بیعت کی۔

مکرم والد صاحب کے دادا صاحب شیخ مہتاب خانصاحب مرحوم پہلے رتڑ چھتڑ کے پیروں کے مرید تھے۔ آپ کی تبلیغ اور سمجھانے سے ۱۹۱۴ء میں حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ مکرم والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ جب ان کی بیعت کی منظوری کی اطلاع پہنچی تو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ وہ اپنے دادا جان کے بعض پرانے تاریخی واقعات اور معلومات حاصل کر کے بھجوائیں۔ لیکن افسوس کہ ان کی جلد وفات ہو جانے کے باعث اس کام کی تکمیل ممکن نہ ہو سکی۔

درد گردہ کی بیماری

مکرم والد صاحب کی صحت ۱۹۴۳ء کے شروع تک خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی تھی اور آپ بہت کم بیمار ہوتے تھے۔ ۱۹۴۳ء کے وسط میں آپ کو گردہ میں پتھری اور پیشاب کی بندش کا عارضہ ہوا۔ جس نے آپ کی صحت کو بہت کمزور کر دیا۔ مقامی طور پر ڈاکٹروں کے اور دیسی علاج کے بعد جب کوئی افاقہ نہ ہوا۔ تو مکرم والد صاحب کو امرتسر سول ہسپتال میں اپریشن گردہ کروانا پڑا اس اپریشن پر امرتسر کے ایک ماہر سرجن جناب امیر الدین صاحب نے کافی محنت صرف کی (اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے)

اس اپریشن کے بعد آپ کو درد گردہ کی تکلیف سے تو افاقہ ہو گیا۔ لیکن کمزوری کی وجہ سے بائیں بازو اور ٹانگ میں رعشہ کی تکلیف ہو گئی۔ باوجود ممکن علاج کے اس مرض سے افاقہ نہ ہو سکا بلکہ ۱۹۴۷ء کے فسادات کے بعد قادیان سے ہجرت کے صدمہ۔ غریب الدیاری کی تکالیف اور ضعیف العمری کے باعث آپ کی اس تکلیف میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا۔ اور رعشہ کا اثر دونوں بازوؤں اور دونوں ٹانگوں پر پڑا۔ یہاں تک کہ آپ چلنے پھرنے سے کافی حد تک معذور ہو گئے۔

اس بیماری کی تکلیف کے باوجود مکرم والد صاحب ۱۹۴۶ء تک محلہ دار الفضل کی صدارت کے فرائض پوری تندہی اور کوشش سے انجام دیتے رہے ۱۹۴۷ء کے فسادات میں قادیان سے ہجرت کر جانے کے بعد آپ برادرم شیخ عبد العزیز صاحب کے پاس اوکاڑہ کے قریب ایک گاؤں کے پلاٹ میں پڑے رہے۔ مگر آپ زیادہ عرصہ تک اس ماحول میں گذارہ نہ کر سکے۔ کیونکہ دیہات میں نہ تو باقاعدہ احمدی جماعت تھی نہ نماز باجماعت کا انتظام تھا۔ اور نہ سلسلہ کا کوئی اخبار میسر تھا۔ چنانچہ چند ماہ قیام کے بعد آپ اپنے ایک چھوٹے بھائی مکرم شیخ مقبول احمد صاحب اوورسیئر شیخوپورہ کی تحریک پر گاؤں سے شیخوپورہ بغرض مستقل رہائش تشریف لے آئے

محترمہ والدہ صاحبہ کی وفات

حضرت والدہ صاحبہ مرحومہ کی انتہائی خواہش تھی کہ وہ اپنی زندگی کے بقیہ ایام میرے پاس قادیان میں بسر کریں اور وفات کے بعد بھی بہشتی مقبرہ کی زمین میں دفن ہونے کی سعادت حاصل کریں۔ لیکن محترم والد صاحب کی بعض خاندانی مجبوریاں وسط اکتوبر ۱۹۵۳ء تک اس خواہش کی تکمیل کے راستہ میں روک بنی رہیں۔

غریب الدیاری کے زمانہ میں خاکسار کی والدہ صاحبہ مؤرخہ ۲۰ مارچ ۱۹۵۳ء کو اس جہان فانی سے رخصت ہو گئیں۔ والدہ صاحبہ کی وفات کا حادثہ مکرم والد صاحب کی صحت پر بری طرح اثر انداز ہوا۔ اور قریباً ایک ماہ تک بستر علالت پر رہنے کے بعد مستقل طور پر چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے۔ یہاں تک کہ پاخانہ اور پیشاب بھی دوسرے کے سہارے اور امداد سے کر سکتے۔

محترمہ والدہ صاحبہ کی وفات کے بعد مجھے اس امر کا شدت کے ساتھ احساس پیدا ہوا کہ مکرم والد صاحب کو جلد از جلد قادیان آ جانا چاہیئے تاکہ ان کی معذوری اور غیر معمولی تکلیف کی حالت میں میں ان کی کچھ خدمت کر سکوں۔ اور ان کی زندگی کے آخری لمحات قادیان میں گذارنے کی خواہش پوری ہو سکے۔

قادیان میں تشریف آوری

چنانچہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۳ء کو ۔۔۔ خاکسار مکرم والد صاحب کو اپنے ہمراہ لے کر قادیان آ گیا۔ قادیان میں آکر آپ کا علاج جاری رہا۔ لیکن کوئی نمایاں افاقہ نہ ہوا اور چلنے پھرنے میں تکلیف بدستور رہی۔

مکرم والد صاحب اس امر پر کئی بار اظہار افسوس فرمایا کرتے تھے کہ قادیان میں پہنچ جانے کے باوجود بھی میں نماز باجماعت کی ادائیگی سے محروم ہوں اور مسجد میں نہیں جا سکتا۔ جوں جوں وقت گذرتا گیا ان کی مسجد میں جا کر نماز باجماعت میں شریک ہونے کی تڑپ بڑھتی گئی۔

مجھے معلوم ہوا کہ قادیان میں مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تحویل میں حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک کرسی ہے جس پر حضور بیماری کے ایام میں بیٹھ کر جلسہ سالانہ میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ خاکسار کے دریافت کرنے پر مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اس کی تصدیق فرمائی اور ازراہ بندہ نوازی مکرم والد صاحب کے لئے اس کرسی کی اجازت مرحمت فرمائی۔

چنانچہ مؤرخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۵۳ء کو محترم والد صاحب کو اس کرسی پر مسجد اقصیٰ قادیان میں پہلا جمعہ پڑھنے کے لئے لے جانے کا انتظام کیا گیا۔ اس جمعہ میں شمولیت سے مکرم والد صاحب کی طبیعت پر بہت خوشگوار اثر پڑا۔ اور انہوں نے متعدد بار اس پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ اس کے بعد جلسہ سالانہ قادیان کے ہرسہ روز مکرم والد صاحب کو جلسہ گاہ تک لے جانے اور واپس لانے کا انتظام کیا گیا اور وہ بڑے شوق سے جلسہ میں شامل ہو کر ایک غیر معمولی روحانی مسرت محسوس کرتے رہے۔ جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء کے بعد بھی محترمی والد صاحب مرحوم کبھی کبھی جمعہ کے موقعہ پر مسجد اقصیٰ میں اور ہر دو عیدین کے مواقع پر کرسی کے ذریعہ سے نمازوں اور خطبات میں شریک ہوتے رہے اور جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء پر بھی آپ حسب سابق افتتاحی اور آخری دعا اور بعض اہم تقریروں میں شامل ہوئے۔

واپسی پاکستان

چونکہ والد صاحب مرحوم مستقل طور پر قادیان میں رہائش کی غرض سے تشریف لائے تھے۔ اس لئے ان کا ویزا جو ابتدا میں صرف تین ماہ کے لئے مل سکا تھا حسب ضرورت تجدید کرایا جاتا رہا۔ یہاں تک

(بقیہ صفحہ ۶ پر)

درخواست دعا

میری والدہ حلیمہ بیگم چند دن سے بعارضہ بخار بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

امۃ الحفیظ بشریٰ محلہ دار الصدر غربی۔ ربوہ

کہ آخر مارچ ۱۹۵۵ء میں یہ نوٹس موصول ہوا کہ مزید ویزا کی توسیع نہیں کی جاسکتی۔ چنانچہ والد صاحب کو اپنی خواہش اور مرضی کے خلاف ۱۲ اپریل ۱۹۵۵ء کو واپس پاکستان جانا پڑا۔ مؤرخہ ۲۵/۸/۵۵ کو خاکسار مکرم والد صاحب کا ویزا دوبارہ حاصل کرکے ان کو اپنے ہمراہ قادیان بخیریت لے آیا۔

آخری آمد ورفت اور وفات

یہاں پہنچ کر والد صاحب کی طرف سے لمبے عرصہ کے ویزا اور حقوق شہریت کی درخواستیں دیدی گئیں تاکہ ان کے مستقل قیام کی صورت ممکن ہو سکے۔ لیکن اس میں کامیابی نہ ہو سکی اور بامر مجبوری والد صاحب کو ۲۸ جولائی ۱۹۵۷ء کو واپس پاکستان جانا پڑا۔ چونکہ اس دفعہ خاکسار کا پاسپورٹ تجدید نہیں ہوا تھا لہٰذا خاکسار مکرم والد صاحب کے ہمراہ امرتسر اسٹیشن سے آگے نہ جا سکا۔

یہ حالات اور وقت کی مجبوریاں تھیں کہ بیماری اور معذوری کے باوجود والد صاحب زخمی احساسات کے ساتھ قادیان کی محبوب بستی کو چھوڑنے پر مجبور ہوئے۔ یہاں سے رخصت ہوتے وقت مکرم والد صاحب کو سب سے زیادہ خیال اپنی وصیت کے کاغذات کی حفاظت کا تھا۔ حصہ جائیداد انہوں نے اپنی زندگی میں ادا کر دیا تھا۔ اور حصہ آمد کی باقاعدہ بروقت ادائیگی کے آپ احتیاط سے پابند تھے۔ بلکہ اکثر اوقات متوقع آمد پر بھی قبل از وقت حصہ آمد کی ادائیگی فرمادیا کرتے تھے۔

آپ نے تحریک جدید کے انیس سالہ مالی جہاد میں باقاعدگی سے حصہ لیا۔ اور اس کے بعد ۱۹۵۴ء میں آئندہ سالوں کے لئے یکمشت مبلغ ایک صد روپیہ تحریک جدید میں ادا فرمایا۔ اور بعد میں بھی متواتر ادائیگی فرماتے رہے۔

جولائی ۱۹۵۷ء کے بعد والد صاحب مرحوم کچھ عرصہ شیخوپورہ میں مقیم رہے پھر اس امید پر کہ قادیان جانے کے لئے جلد ویزا کا انتظام ہو جائے گا۔ اپنے پوتے عزیز محمد انور خان صاحب کے پاس لاہور تشریف لے آئے۔ لیکن باوجود کافی کوشش اور جدوجہد کے جب اس میں کامیابی نہ ہوئی تو آپ کو مجبوراً دوبارہ شروع فروری میں شیخوپورہ واپس جانا پڑا۔

آپ کی صحت روز بروز گرتی گئی۔ اور آپ نے یہ محسوس کرتے ہوئے کہ آپ کا آخری وقت قریب ہے۔ آپ نے بہشتی مقبرہ ربوہ میں امانتاً دفن ہونے کی وصیت فرمائی۔ اور اس انتظام کی عملی تکمیل کے لئے مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب سیکرٹری مال شیخوپورہ (جن سے آپ کو ان کے اخلاص کے باعث دلی اُنس تھا) کے پاس صندوق اور کرایہ ٹرک برائے ربوہ کے اخراجات کی رقم بھی جمع کروادی۔

۱۸ مارچ کو اللہ تعالیٰ کی تقدیر پوری ہوئی اور قریباً ۷۵ سال کی عمر پاکر آپ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

گو مجھے افسوس ہے کہ بعض حالات کی غیر اختیاری مجبوری کے باعث نہ ہی والدہ مرحومہ کی وفات سے وقت شیخوپورہ پہنچ سکا۔ اور نہ ہی محترم والد صاحب کے آخری لمحوں میں انہیں دیکھ سکا۔ لیکن میرا دل مجھے تسلی دیتا ہے کہ میں اپنے والدین کی آخری دعاؤں سے محروم نہیں رہا۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر دو کو اپنے قرب میں جگہ دے۔ اور ہماری کمزوریوں اور کوتاہیوں کو معاف فرماتے ہوئے ہمیں اس بات کی توفیق بخشے کہ ہم اپنے بزرگوں کی خوبیوں کو عملی طور پر اپناتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہو سکیں۔ اور ہم سب کا خاتمہ بالخیر ہو۔ آمین۔

دعائے مغفرت

(۱) میرے بڑے بھائی مکرم منشی غلام نبی صاحب لائبریری مؤرخہ ۲۲/۲/۵۸ کو ۸ بجے صبح قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

عبدالغنی دوکاندار۔ ربوہ

(۲) والد محترم مکرم مرزا محمود بیگ صاحب ولد مرزا فتح محمد بیگ صاحب آف ... قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابہ میں سے تھے۔ عمر تقریباً اسی سال تھی۔ احباب والد صاحب کی بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

مرزا محمد احمد ولد مرزا محمود بیگ صاحب آف ٹنڈو پی ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں داخلہ

نئے تعلیمی سال کے آغاز پر بہت سے احباب سکول کے متعلق ضروری کوائف اور اخراجات کا تخمینہ طلب فرما رہے ہیں۔ ان دوستوں اور دیگر ایسے احباب کی اطلاع کے لئے جو سلسلہ کے مرکزی ادارہ میں اپنے بچے بھجوانا چاہتے ہوں۔ عرض ہے کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے داخلہ شروع ہے بالعموم پرائمری کلاسز کے طلباء کا ماہوار اوسط خرچ تیس روپے۔ مڈل کلاسز کا پینتیس روپے اور ہائی کلاسز کا چالیس روپے کے قریب ہوتا ہے۔ اس میں بچے کا جیب خرچ۔ اور ابتداء میں کتابوں وغیرہ کا خرچ شامل نہیں۔ بورڈنگ ہاؤس میں طلباء کی اخلاقی دینی اور تعلیمی نگرانی کے لئے عملہ موجود ہے اور سکول کے اساتذہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے محنت اور اخلاص سے کام کرتے ہیں۔ مقررہ نصاب کے علاوہ دینیات کی تعلیم سکول کا امتیازی پہلو ہے۔ دوست مرکزی فیوض سے متمتع ہونے کے لئے اپنے بچوں کو اپنے مرکزی سکول میں داخل کروا کر ہم خرما و ہم ثواب کا موجب بنیں معمولی لسٹ سے کرطالبعلم کو داخل کر لیا جاتا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ صرف اخلاقی اور تعلیمی طور پر پست بچوں کو ہی نہ بھجوائیں۔ بلکہ اپنے ایسے بچوں کو بھی بھجوائیں۔ جو ہونہار اور محنتی ہوں اور جو اساتذہ کی کوشش اور توجہ سے سکول سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا کر دین اور قوم کے لئے باعث عزت ثابت ہوسکیں۔

(سیکرٹری تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ)

ضروری اعلان

بہت سے احباب کی طرف سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء جلد شائع کی جائے ان کی اس خواہش کے پیش نظر کوشش کی جارہی ہے کہ جلد از جلد تقریر شائع ہو کر جماعتوں میں پہنچ جائے یہ تقریر نہ صرف ہماری بیرونی ممالک میں تبلیغی مساعی کا ایک خاکہ اور جماعت کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہے۔ بلکہ غیر از جماعت دوستوں کی ہدایت کے لئے بھی مفید ہے۔ اس لئے جن جماعتوں کے دوستوں کو جس قدر کاپیاں درکار ہوں۔ وہ ابھی سے اپنے آرڈر بھجوادیں۔

گذشتہ مرتبہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء کی تقریر احباب جماعت کی طرف سے صحیح تعداد میں اور وقت پر آرڈر موصول نہ ہونے کی وجہ سے دفتر کو دو مرتبہ "تحریک جدید بیرونی مشن" کے نام سے شائع کرنی پڑی تھی۔ اسلئے احباب جماعت سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے آرڈر جلد بھجوائیں گے۔ قیمت فی کاپی آٹھ آنے ہوگی لیکن زیادہ تعداد میں منگوانے پر پچیس فیصدی رعایت بھی دی جائے گی۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا چھوٹا بھائی سردار عبدالسلام سلمہ چند دنوں سے بہت بیمار ہے اور میو ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عزیز موصوف کی عاجلہ و کاملہ صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (حمیدہ صابرہ دختر ڈاکٹر فیض علی صاحب)

۲۔ ہمارے گاؤں چک نمبر ۲۴۵/۱۰R میں ایک نئی احمدیہ مسجد بن رہی ہے۔ مسجد کی تکمیل کے لئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار انیس محمود احمد ربوہ)

۳۔ میرا لڑکا عزیزم مبارک محی الدین سلمہ تشویشناک طور پر بیمار ہونے کی وجہ سے میو ہسپتال میں داخل ہے۔ درویشان قادیان اور مخلصین جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت عاجل وکامل کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے۔ (قریشی فیروز محی الدین سابق مبلغ سنگاپور۔ مقیم لاہور)

۴۔ میرے لڑکے عزیزم محمود احمد اظہر کو پیٹ درد کی تکلیف ہے۔ مجھے درد گردہ کی شکایت رہتی ہے۔ احباب دونوں کی صحت کے لئے دعا فرمادیں (ملک عبدالعظیم نوشہرہ ککے زئیاں)

پانچ لاکھ روپے سے زائد مالیت کے دعاوی کی تصدیق

پاکستان عنقریب بھارت کو دعاوی کی فہرست مہیا کریگا

کراچی ۲۴ اپریل مہاجرین نے اپنی غیر منقولہ متروکہ جائیداد کے لئے پاکستان میں پانچ لاکھ روپے یا اس سے زائد مالیت کے جو دعاوی داخل کئے ہیں عنقریب ان کی فہرست بھارتی حکومت کو تصدیق کے لئے مہیا کی جائے گی۔ بھارتی حکومت شرنارتھیوں کے پیش کردہ ایسے دعاوی کی فہرست پہلے ہی حکومت پاکستان کے حوالے کر چکی ہے۔

فہرستوں کے تبادلے کے متعلق اس سال جنوری میں پاکستان اور بھارت کے وزرائے بحالیات کے سیکرٹری مسٹر نصیر احمد نے جو حال ہی میں منقولہ متروکہ جائیداد کے تبادلے کے سلسلے میں بات چیت کے لئے دہلی گئے تھے بھارتی حکام سے اس مسئلہ پر مزید تبادلہ خیال کیا۔ اب دونوں حکومتوں کے درمیان پانچ لاکھ سے زائد مالیت کے دعاوی کی تصدیق کے طریق کار کے سلسلے میں مکمل اتفاق رائے ہو گیا ہے

باختیار ذرائع کی اطلاع کے مطابق بھارتی حکومت نے پاکستان کو یقین دلایا ہے کہ بھارت سے موصول ہونے والی معلومات کی بنا پر اگر حکومت پاکستان نے کسی دعویدار کے کلیم کو چیلنج کیا تو اس دعویدار کو دستاویزی ثبوت حاصل کرنے کی غرض سے بھارت جانے کے لئے ویزا وغیرہ کی پوری سہولتیں دی جائیں گی

دریں اثنا منقولہ متروکہ جائیداد کے معاہدے پر عمل درآمد کرانے والی مشترکہ کمیٹی کا ایک اجلاس گذشتہ ہفتے دہلی میں منعقد ہوا تھا۔ اس اجلاس میں جو فیصلے کئے گئے کل دہلی اور کراچی سے بیک وقت ان کا اعلان کیا گیا

اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جن متروکہ منقولہ جائدادوں کی فہرستوں کا تبادلہ ہو چکا ہے دونوں حکومتیں ان کی فوری بازیابی کے لئے قدم اٹھائیں گی۔ نیز تارکان وطن نے اپنے دعاوی کی حمایت میں جو دستاویزی ثبوت پیش کئے ہیں۔ ان کی چھان بین چار مہینہ کے اندر مکمل کر لی جائیگی

اعلان کے مطابق تارکان وطن کے متروکہ آتشیں اسلحہ کا مزید تبادلہ ۱۰ جون ۱۹۵۸ء کو عمل میں آئے گا۔ اور ۱۰ جون ۱۹۵۸ء کو منقولہ املاک کی فروخت سے حاصل ہونے والی رقم کے بینک ڈرافٹوں کی ضمنی فہرستوں کا تبادلہ ہوگا۔ جو عدالتوں میں جمع کرائی گئی تھیں

سیکورٹی دستاویزات۔ پوسٹل سرٹیفکیٹوں قیمتی اشیاء۔ ادائیگی کے حکم ناموں اور ان اشیاء کا تبادلہ ۱۵ رمئی ۵۸ء کو ہو گا جن کی فہرستوں کا تبادلہ پہلے ہی ہو چکا ہے۔

اجلاس میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا ہے کہ متروکہ منقولہ املاک کے قانون کے تحت دعاوی وصول کرنے کی آخری تاریخ اکتیس ۳۱ جولائی ۱۹۵۸ء تک بڑھا دی جائے اس کے بعد کوئی کلیم قبول نہیں کیا جائے گا۔

مغربی بنگال میں قرنطینہ کی پابندیاں

کلکتہ ۲۴ اپریل حکومت مغربی بنگال نے مشرقی پاکستان میں ہیضے اور چیچک کی زبردست وبا کے پیش نظر دونوں صوبوں کے درمیان سفر کرنے والوں پر فوری طور پر قرنطینہ کی پابندیاں عائد کر دی ہیں مسافروں کے طبی معائنے کے لئے چار سرحدی اضلاع میں چوکیاں قائم کی جا رہی ہیں۔ جہاں مشرقی پاکستان سے آنے والوں کو ہیضے اور چیچک کے ٹیکوں کے سرٹیفکیٹ پیش کرنے ہوں گے جن لوگوں کے پاس سرٹیفکیٹ نہیں ہوں گے انہیں مغربی بنگال میں داخل ہونے کی اجازت دینے سے قبل ٹیکے لگائے جائیں گے اور یہی طریق کار ان لوگوں کے سلسلے میں بھی اختیار کیا جائے گا۔ جو مغربی بنگال سے مشرقی پاکستان جانا چاہتے ہیں۔

حکومت پاکستان کی درخواست پر یو۔ پی اور مغربی بنگال کی حکومتوں نے مشرقی پاکستان کو چیچک کے ایک ایک لاکھ ٹیکے بھی دیئے ہیں۔

سید حسن محمود کا عزم بہاولپور

کراچی ۲۳ اپریل۔ مغربی پاکستان کے وزیر برائے معاشرتی بہبود، گلدیات و اطلاعات سید حسن محمود آج بہاولپور ڈویژن کے دس روزہ دورے پر بذریعہ کار صادق آباد، جمال دین والی۔ بھنگ۔ رحیم یار خاں۔ خانپور لیاقت پور۔ اوچ شریف۔ احمد پور شرقیہ بہاول پور۔ چشتیاں۔ ہارون آباد اور بہاولنگر جائیں گے اور ۳ مئی کی شام کو لاہور واپس آئیں گے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

حکومت نے پروگرام کے مطابق انتخابات کرانے کا عزم کر رکھا ہے

"کسی جماعت کو انتخابات میں مزاحم نہیں ہونے دیا جائے گا" وزیر اعلیٰ

لاہور ۲۴ اپریل۔ پاکستان کے وزیر اعلیٰ مسٹر مظفر علی قزلباش نے اعلان کیا ہے کہ موجودہ حکومت نے عام انتخابات پروگرام کے مطابق کرانے کا تہیہ کر رکھا ہے۔ اور اگر کوئی جماعت یا جماعتیں اس مقصد کے حصول میں مزاحم ہوئیں تو ہم ہر قیمت پر قانون کا احترام کرائیں گے۔

وزیر اعلیٰ نے عید ملاپ کی تقریب پر لاہور روٹری کلب سے خطاب کرتے ہوئے یہ یقین دلایا کہ موجودہ حکومت انتخابات کے دوران امن و قانون برقرار رکھنے کی ہر ممکن سعی کرے گی۔ آپ نے کہا انتخابات کے دوران امن و سکون کا ماحول اشد ضروری ہوتا ہے تاکہ ہر فرد بلا خوف و خطر ووٹ ڈال سکے۔ اگر کسی ووٹر کو ایک خاص جماعت کی حمایت نہ کرنے کی صورت میں انتقامی کارروائی کی دھمکی دی جائے تو آزاد انتخابات کرانے کا مقصد حقیقی معنوں میں کبھی حاصل نہیں ہو سکے گا۔

مسٹر قزلباش نے کہا بعض جماعتیں ایسے حالات پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہیں جن میں عام انتخابات اس سال نومبر میں نہ ہو سکیں۔ ایسی کوششیں آئین تبدیلی کرانے کی غرض سے بھی کی گئی تھیں۔ انہیں چنداں اہمیت نہیں دینی چاہیئے۔ اگر بعض جماعتوں کی یہی خواہش ہے تو ان کے لئے مناسب یہ ہے کہ وہ عوام کے پاس جائیں اور ان کی تائید و حمایت حاصل کریں صرف اسی صورت میں وہ عوام کی خواہشات کو عملی جامہ پہنانے کا دعویٰ کر سکیں گی۔

وزیر اعلیٰ نے تمام جماعتوں سے اپیل کی کہ وہ پروگرام کے مطابق آزاد انتخابات کرانے کا مقصد حاصل کرنے میں تعاون کریں تاکہ انتخابات کے بعد ملک میں انتہائی مضبوط حکومت قائم ہو سکے۔

غذائی مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مرکزی اور صوبائی حکومتیں اسے باقی سب مسائل پر فوقیت دے رہی ہیں۔ کیونکہ غذائی قلت سے ایک تو عوام میں بے اطمینانی بڑھ رہی ہے اور دوسرے اناج کی درآمد پر ملک کا قیمتی زرمبادلہ ضائع ہو رہا ہے

ملک میں روز افزوں گرانی پر اظہار افسوس کرتے ہوئے مسٹر قزلباش نے کہا کہ گرانی کی ایک وجہ خسارہ کی مد سے سرمایہ کاری ختم کرنے کا فیصلہ ہے۔ آپ نے کہا سابقہ حکومتیں ترقیاتی منصوبوں پر زیادہ روپیہ صرف کرنے کی خاطر مجبوراً خسارے کے بجٹ پیش کرتی رہیں۔ چنانچہ چیزوں کے نرخ [illegible] بجٹ کی مد سے سرمایہ کاری کو نصب العین بنایا گیا ہے۔ اور توقع ہے کہ نرخ کم کرنے اور افراط زر روکنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی

مسٹر قزلباش نے دفاع پر ملک کی آمدنی کا بیشتر حصہ صرف کرنا ناگزیر قرار دیتے ہوئے کہا کہ جب تک بھارت سے ہمارے تنازعات سلجھ نہیں جاتے اور بھارت اپنی موجودہ ہٹ دھرمی ختم نہیں کر دیتا سرحدوں کے بارے میں چوکنا رہنا ضروری ہے۔ دفاعی اخراجات میں کمی نہیں ہو سکتی۔

رشوت ستانی کے بارے میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ رشوت دینے والے بھی رشوت لینے والوں کی طرح اس لعنت کے ذمہ دار ہیں۔

مہاجرین کی بحالی کے بارے میں مسٹر قزلباش نے یہ توقع ظاہر کی کہ نئے قانون کی منظوری کے پیش نظر دو سال تک مہاجرین کے دعاوی کی تصفیہ ہو جائے گا۔

اس سے قبل روٹری کلب کے صدر مسٹر سعید نے وزیر اعلیٰ کا خیر مقدم کرتے ہوئے ملک میں مہاجرین کی بحالی اور رشوت ستانی کے مسئلہ کا خاص طور پر ذکر کیا۔

کوئٹہ کے پولٹری فارم میں توسیع

کوئٹہ ۲۳ اپریل محکمہ پرورش حیوانات نے کوئٹہ میں جو پولٹری فارم قائم کیا تھا اس میں توسیع کی جا رہی ہے تاکہ اس فارم میں بیس ہزار مرغیاں بیک وقت رکھی جا سکیں۔ اس مقصد کے لئے مزید مرغی خانے تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ فارم میں بجلی بھی فراہم کی جا رہی ہے تاکہ مرغیوں کے انڈوں سے بچے نکالنے والی بجلی کی مشینیں لگائی جا سکیں۔

درخواست دعا

میرے چھوٹے لڑکے عزیزم طاہر احمد صاحب نسیم کا بی ٹی کا امتحان مؤرخہ ۵/۸ سے شروع ہے احباب جماعت و صحابہ کرام اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ عزیز موصوف کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

حکیم محمد صدیق دواخانہ طب جدید ربوہ

لیڈر

بقیہ از صفحہ ۲

وہ صفت قرآن کریم کے الفاظ میں یہ ہے

واذا قیل لھم اٰمنوا کما اٰمن الناس قالوا انؤمن کما اٰمن السفھاء

اسی طرح کے الفاظ "چوہدری شکر اللہ خاں صاحب منصور" نے جو اپنے آپ کو لاہوری احمدی کہتے ہیں جماعت احمدیہ کے افراد کے متعلق اپنے مضمون میں پیغام صلح مورخہ ۱۶ کے صفحہ ۱۰ پر لکھے ہیں جو حسب ذیل ہیں:-

"جو مرید ہو چکے اور عقل و فکر بھی بیع کر چکے وہ تو بے بس ہیں انہوں نے تو ماننا ہی ماننا ہے خواہ آپ کچھ بھی نہ بولیں اور کوئی دلیل بھی نہ سنائیں۔

حق و انصاف اور معقولیت کا تقاضا

لیکن دیکھنا تو یہ ہے کہ حق و انصاف اور معقولیت کا تقاضا کیا ہے"

آپ نے دیکھا۔ قرآن کریم میں بیان کردہ منکرین کی یہ صفت کہ وہ صاحبان ایمان کو بے وقوف بناتے ہیں کس کمال سے چوہدری شکر اللہ خاں صاحب میں پائی جاتی ہے۔ جس طرح صدر اول کے منکرین اپنے آپ کو بڑا عقلمند اور انصاف پرست سمجھتے تھے اور مومنین کو (نعوذ باللہ) سفہاء (کم عقل) کہتے تھے بعینہٖ اسی طرح چوہدری شکر اللہ خانصاحب خود کو تو افلاطون زمانہ سمجھتے ہیں۔ اور جن لوگوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو "مصلح موعود" مان لیا ہے انہیں "عقل و فکر بیع کرنے والے" سمجھتے ہیں۔ دیکھا! اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک کی صداقت ہر عہد میں حالات کے مطابق کس شان سے ثابت کرتا ہے۔ اسلئے ہم بھی اللہ تعالیٰ کے ہی الفاظ میں جواب دیتے ہیں۔

الا انھم ھم السفھاء ولٰکن لا یعلمون۔

یہاں ایک اور بات کی وضاحت کر دینا بھی ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو "مصلح موعود" نشانات کے مطابق مان لیا ہے۔ اگر چوہدری شکر اللہ خاں صاحب یہ کہیں کہ ہم نے غلطی کی ہے۔ تو کوئی بات نہیں یہ کہنا ان کا حق ہے لیکن ہم پر "عقل و فکر کو بیع" کرنے کا الزام لگانا انہیں الا انھم ھم السفھاء کی زد میں لے آتا ہے۔ اور ہم اس کے جواب میں باجازت کلام اللہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ چوہدری شکر اللہ خاں صاحب نے عقل و فکر کو بیع کر دیا ہے۔ اور وہ خود ایسے ہیں +

چوہدری برکت علی خاں صاحب کے اعزاز میں الوداعی تقریب

بقیہ صفحہ اول

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نائب وکیل المال نے مکرم چوہدری برکت علی خاں صاحب کی خدمات کے اعتراف کے طور پر ایک دعائیہ قصیدہ پڑھا۔ ازاں بعد مکرم حافظ عبد السلام صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے مکرم چوہدری صاحب موصوف کی خدمت میں تحریک جدید کی طرف سے ایڈریس پیش کیا۔ جس میں آپ نے مکرم چوہدری صاحب کی ان شاندار خدمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی جو آپ نے ۱۹۰۲ء سے ۱۹۵۵ء کے اوائل تک مختلف حیثیتوں میں اور مختلف عہدوں پر کام کرتے ہوئے انجام دیں۔ اور بالخصوص وکیل المال کی حیثیت سے تحریک جدید کے مالی پہلو کو مضبوط بنانے میں نمایاں حصہ لیا۔ آپ نے مکرم چوہدری صاحب کے اوصاف کا ذکر کرتے ہوئے اس امر کو خاص طور پر پیش کیا کہ آپ کا دفتری طریق کار وقف زندگی کا ایک انمول نمونہ پیش کرتا ہے۔

ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے مکرم چوہدری صاحب نے مجلس تحریک جدید اور دیگر احباب کا اس عزت افزائی پر شکریہ ادا کیا۔ آپ نے اس امر پر زور دیا کہ تحریک جدید کے ضمن میں بعض کاموں کا ذکر کرتے ہوئے جو تعریفی کلمات کہے گئے ہیں ان کے حقیقی مستحق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ کیونکہ حضور کی ہی توجہ، دعا اور ہدایات کی بدولت ان کے لئے سلسلہ حقہ کی بساط بھر خدمت بجالانا ممکن ہوا۔ آخر میں آپ نے حضور ایدہ اللہ کے خطبات میں سے بعض زریں ہدایات پڑھ کر سنائیں جنہیں آپ نے ہمیشہ اپنے لئے مشعل راہ بنایا۔ آپ نے اس امر پر زور دیا کہ دوسرے دفتری کارکن بھی حضور کی ان ہدایات پر عمل پیرا ہو کر اپنے فرائض کو بطریق احسن سرانجام دے سکتے ہیں۔ یہ ہدایات عزم و ارادہ پر مضبوطی سے قائم ہونے محنت اور شوق سے کام کرنے اور اپنے اندر قربانی و ایثار کا مادہ پیدا کرنے سے متعلق تھیں۔ آخر میں صاحب صدر مکرم مولانا شمس صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی +

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۳